سلسلۂ حج: ۲

میقات

از: أبو اللیث محمد طاہر بن عبد الرحیم قادری

تصدیق: شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (صاحبِ فتاویٰ حج وعمرہ- العُروہ فی مناسک الحج و العمرہ)

☆ **اطرافِ مکّہ میں وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والا احرام باندھے گا، میقات کہلاتے ہیں۔**

❖ آفاقی یعنی میقات کے باہر رہنے والا براہِ راست مکہ مکرمہ کسی بھی غرض سے جائے، میقات سے بغیر احرام نہیں گزر سکتا۔

❖ مکی بھی اگر میقات کی حدود سے باہر جائیں تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکہ پاک براہِ راست آنا جائز نہیں۔

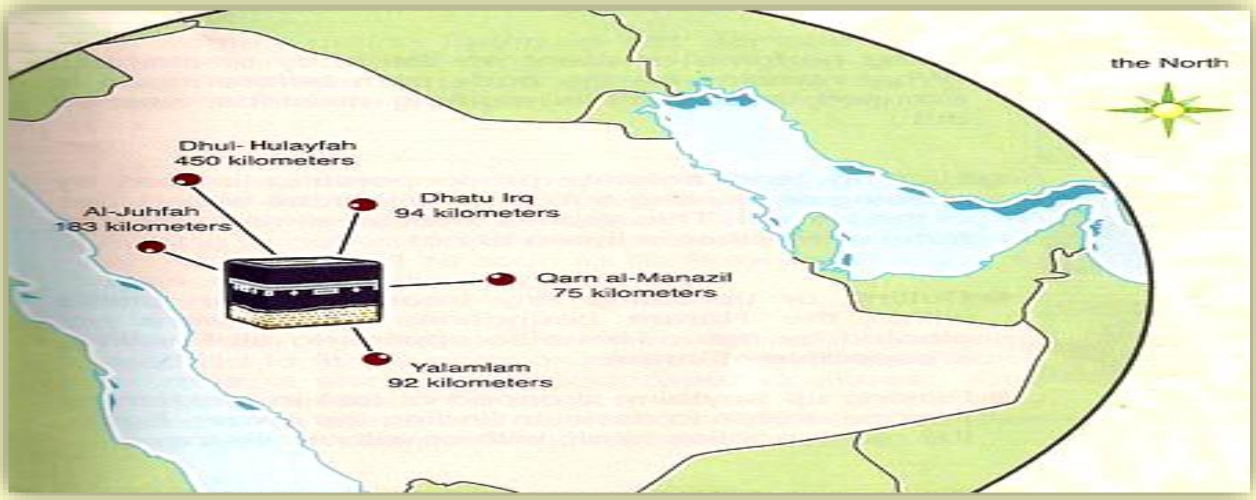

GOOGLE MAP link pointing all the Meeqat Locations– ہر میقات اور حدودِ حرم کے گوگل نقشہ کا لنک

https://goo.gl/maps/n6dmLv89DSv

مکمل تفصیل صفحہ: ۲ پر ملاحظہ کریں

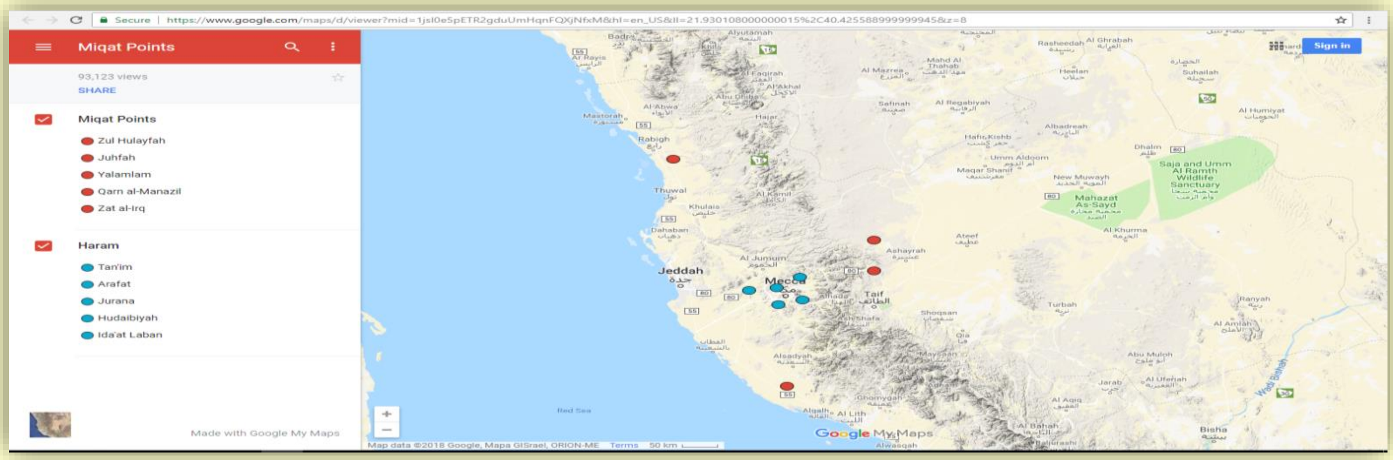

میقات (تفصیلات)

میقات اصل نام، موجودہ مخصوص مقام/محاذی مقام	کس کے لئے؟	مکہ سے مسافت تقریبًا (قریبی مقام)	تصویر
ذو الحلیفہ (ابیارِ علی، مسجد شجرہ)	اہلِ مدینہ منورہ کیلئے	430 کلومیٹر، مکہ مکرمہ سے جانبِ شمال۔	
یَلَملَم (السعدیة)	اہلِ جنوب: (مثلاً پاکستان/یمن/ساؤتھ افریقہ)	100 کلومیٹر، مکہ مکرمہ سے جانب جنوب۔	
ذاتِ عرق (وادئ عقیق، الضربیة، مسلخ، قمرہ)	اہلِ مشرق: عراق، ایران، چین، روس	100 تقریبًا کلومیٹر مکہ سے شمال مغرب میں	
قرنُ المنازل (السیل الکبیر، وادی محرّم)۔	اہلِ نجد (ریاض)	مکہ مکرمہ سے تقریبًا 75 سے 80 کلومیٹر۔ یہ علاقہ طائف سے قریب ہے۔	
جحفہ (رابغ)	شام، مصر، لبنان اور اہلِ مغرب	مکہ سے تقریبًا 183 کلومیٹر، یہ جگہ غدیرِ خم سے 9 کلومیٹر کی مسافت ہے اور بحر احمر (Red Sea) سے قریب ہے۔	

حدودِ حرم

از: أبو الليث محمد طاهر بن عبد الرحيم قادری

تصدیق: شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (صاحبِ فتاویٰ حج وعمرہ۔ العُروہ فی مناسک الحج و العمرہ)

شیخ الیاس عبد الغنی نے لکھاہے کہ: حرم کے رقبہ کا دائرہ ۱۲۷ کلومیٹر ہے اور کل رقبہ ۵۵۰ مربع کلومیٹر ہے۔

آگے مسجدِ حرام اور حدودِ حرم کے مابین مسافت کا تقریبی اندازہ جدید پیمانے میں ذکر کیا ہے۔ (فتاویٰ حج وعمرہ)

حدودِ حرم	حرم سے مُسافت (تقریبًا)	تصویر
تنعیم (مسجدِ عائشہ رضی اللہ عنہا)	۵ سے ۷ کلومیٹر	
نخلہ	۱۳ کلومیٹر	
اضاءۃ لبن	۱۳ کلومیٹر	
جعرانہ	۲۲ کلومیٹر	
حدیبیہ (شمیسیہ)	۲۲ کلومیٹر	
عرفات	۲۲ کلومیٹر	

نوٹ: مکہ مکرمہ/حدودِ حرم میں مقیم شخص اگر حرم کی حدود سے باہر، حِل (یعنی: میقات اور حدودِ حرم کے مابین جگہ مثلاً جدّہ) جائے تو واپسی پر اس پر احرامِ عمرہ لازم نہیں ہے۔